بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

نمبر | ہر انگریزی ماہ کی ۱ - ۸ - ۱۶ - ۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد

خریداروں کو اطلاع ہم احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بروقت اشاعت اور ایڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور ... داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ... ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور سٹاف ناکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہو اگر کبھی وقت اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوت اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سر توڑ کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ... دار بنا دیں ... اپنے فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجا لاوے

وہ الفاظ جنمیں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۳ بار- آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ تین بار رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

فتوی ممانعت جہاد

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال | دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے | دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے | اب جنگ اور جہاد کا فتوی فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد | منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو | جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر | کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھولکر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفی | عیسی مسیح جنگوں کا کر دیگا التوا
جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا | جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا
پیوینگے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسفند | کھیلیں گے بچے سانپوں سے بیخوف و بیگزند
یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا | بھولیں گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا | وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائیگا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے | کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے
القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشان | کر دیگا ختم آکے وہ دین کی لڑائیاں
ظاہر ہیں خود نشان کہ زمان وہ زمان نہیں | اب قوم میں ہماری وہ تاب و توان نہیں
اب تم میں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی | وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی
وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی | وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہیں رہی
وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی | وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی | خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی
دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی | حالت تمہاری جاذب نصرۃ نہیں رہی
حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی | کسل آگیا ہے دل میں جلادت نہیں رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی | وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی
دنیا و دین میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی | اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی
وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی | ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی
ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی | نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی
سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی | نیکی کے کام کرنیکی رغبت نہیں رہی
خوان تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی | دین بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی
مولے سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی | دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی
سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی | اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہیں رہی
تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی | صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی
اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی | بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی
اب کوئی تم پہ جبر نہیں غیر قوم سے | کرتی نہیں ہے منع صلوۃ اور صوم سے
ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دین کی راہ کو | عادۃ میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو
اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے | مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے
اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں | روتے رہو دعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں
کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں | شیطان کے ہیں خدا کے پیارے وہ دل نہیں
تقوی کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے | جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہو گئے
کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے | باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے
اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے | اس یار سے بشامت عصیان جدا ہوئے
اب غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے | تم خود ہی غیر بن کے محل سزا ہوئے
سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں | وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں
پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایمان نہیں رہا | وہ نور مومنانہ وہ عرفان نہیں رہا
پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے | آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے
ایسا گمان کہ مہدی خونی بھی آئیگا | اور کافروں کے قتل سے دین کو بڑھائیگا
اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں | بہتان ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں
یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا | **یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا**
اب سال سترہ بھی صدی سے گزر گئے | تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے
تھوڑے نہیں نشان جو دکھائے گئے تمہیں | کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں
پر تم نے ان سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ | منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ
بخلوں سے یارو باز بھی آؤ گے یا نہیں | خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں
باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں | حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں
اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہیں! | مخفی جو دل میں ہے وہ سناؤ گے یا نہیں!
آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہیں؟ | اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤ گے یا نہیں
تم میں سے جسکو دین و دیانت سے ہے پیار | اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار
لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے | اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

نوٹ: بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان ع م نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ کو دیا تھا نومبر و دسمبر ۱۹۰۲ تک اسی چودہ سال ہوئے ہیں جبکہ البدر اپنے پورے معنوں کیساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار میں جو کہ آپ کی فتح اور نصرت کا زمانہ تھی قادیان سے ...

www.aaiil.org

بلکہ کئی نشان ظاہر ہونگے۔ والسلام علیٰ من تبع الہدیٰ
۲۹ جون ۱۹۰۳ء

پیشگوئی کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ یہ صرف انجام مقدماۃ کی نسبت ہے۔ اور ہر ایک مقام اور ہر ایک قدم پر کامیابی کے لئے کوئی پیشگوئی حضرۃ امام الزمان ہی کی قلم اور زبان سے اشاعت میں نہیں آئی۔ اور جس قدر الہاماۃ کہ آج تک اس پیشگوئی کے بعد شایع ہوتی رہی ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کی نسبت بھی حضور علیہ الصلواۃ والسلام کی طرف سے ...... یہ امر اشاعت میں نہیں آیا۔ کہ فلان تاریخ یا فلان پیشی یا عدالت کی فلان کارروائی کیمتعلق یہ امر اس طرح سے ہو گا ...... جس کو ہمارے منکرین ہمارے آگے پیش کر سکیں۔ اگرچہ ہم خود دیکھتے رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایمانون کی جلا اور زینت کے لئے بہت سے خوارق عادات اور اپنے مقتدرانہ تصرفات کے نمونہ دوران مقدمہ مین ظاہر کئے۔ مگر قدیم سنت اللہ کے موافق اگر ان سے مستفید ہو سکتے ہین۔ تو صرف مومنین ہی ہو سکتے ہین۔ نہ کہ منکرین۔ منکرین سے بحث کرنے اور ان کو نیچا دکھانے کے لئے اس وقت تک صرف وہی پیشگوئی ہے۔ جسے خدا کے مامور اور مرسل نے قبل از وقت خدا سے خبر پاکر شائع کر دیا۔

اگر ان بدنام کنندہ نکو نامی چند مسلمان ایڈیٹرون اور رسالہ بازون کو کچھ غیرۃ ہوتی۔ اور جس طرح سے بیحیا اور بے شرم ہوکر وہ آج دروغگو اور کذاب مولویون کو اسلام کے ننگ و ناموس کا برقرار رکھنے والا قرار دے رہے ہین۔ تو ان کو لازم تھا۔ کہ جس طرح سے حضور امام الزمان علیہ الصلواۃ والسلام نے انجام مقدماۃ کی نسبت پیشگوئی کی ہے۔ ویسی ہی کم از کم ان درمیانی کشمکشون اور ہماری خواہشون کے برخلاف پیش آنیوالی بعض امور کی نسبت ایک پیشگوئی کروا دیتے۔ اور دیکھتے کہ انجام کیا ہوتا ہے۔ ان کم بختون کی عقل ماری گئی۔ کہ ہماری طرف سے جن امور کی نسبت کوئی پیشگوئی نہ ان کے وقوع پر غلیس بجاتی ہین۔ اور جن امور کی نسبت پیشگوئی ہو۔ اور وہ پوری ہو جائے۔ تو اسے اسباب پر حمل کرکے خدا کے نشان کی بیقدری کرتے اور خسر الدنیا والآخرۃ ہوتے ہین بیشتر اس کے کہ ان لوگون سے اس امر کی نسبت کوئی گفتگو یا بحث کیجاوے یہ سوال ہونا ضروری ہے۔ کہ انجام مقدمات کی نسبت جو پیشگوئی ہے۔ اس کا وقوع تمہارے نزدیک ہماری سلسلہ کی صداقت کا معیار ہے۔ کہ نہیں اگر اسے وہ صداقت کا معیار قرار دیوین اور پھر خلاف واقعہ امور اگر نعوذ باللہ پیش آدین۔ تو اس صورۃ مین ان کو سنن الہی اور منہاج نبوۃ کو مدنظر رکھکر کوئی موقعہ زبان کشائی کا مل سکتا ہے۔ لیکن جس حالت مین کہ مقدمات کے انجام پر کامیابی ان کے نزدیک ہماری سلسلہ کی صدق کی دلیل نہیں ہے۔ تو ان کو اس امر کا کیا حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ ناکامی کو کذب کا معیار قرار دیوین اور پھر اوس صورت مین کہ ان درمیانی واقعات مقدمات کی نسبت کامیابی کی کوئی پیشگوئی بھی نہیں ہے۔ پس ہمارے احباب اور انصاف پسند۔ صاحب بصیرت ناظرین ان مذکورہ بالا وجوہات پر غور کرکے سمجھ سکتے ہین۔ کہ معاندین اور منکرین سلسلہ عالیہ کی خوشیان اور غل غپاڑا کہان تک قابل وقعت اور قابل توجہ ہے

ہان یہ امر ضروری ہے۔ کہ ان غل غپاڑا کرنیوالون کا وجود بھی ضروری موجود ہو۔ کیونکہ اس سے الٰہی سلسلونکی ہمیشہ تائید ہوتی رہتی ہے۔ اور ایک فعل الٰہی جو کہ ابتدا مین مخلوق کی نظرون مین مستور ہوتا ہے۔ انکی وجہ سے دن بدن علی الاعلان ہو کر لوگون پر اتمام حجت اور تبلیغ کرتا رہتا ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہین۔ کہ ان مقدماۃ کی ابتدا مین جسقدر توجہ عوام الناس کی ہماری سلسلہ کیطرف لگی تھی۔ اب اس سے کہین بڑھ چڑھ کر لگی ہوئی ہے۔ اگر اس سے پیشتر صرف بڑی بڑی امنصار اور بلاد کے سمت مذہبی مذاق کے لوگ ان مقدمات سے دلچسپی رکھتے تھے۔ تو اب کوئی محلہ یا بازار اور گاؤن یا دیہات ...... شاذونادر ہی ایسے ہونگے۔ جنکی نظر ...... انجام پر ہو۔ کیونکہ اس امر مین اخبارون کے ذریعہ سے کثرۃ اور تواتر سے ان پر لے دے ہوری ہے اور یہ درمیانی بظاہر ناکامی کی صورتین جو پیش آئی ہین وہ خصوصیت سے لوگون کو ہماری طرف توجہ دلا رہی ہین معاند ریڈیٹرون اور رسالہ بازون کی پنہانی بغض و عناد کا ثبوت پبلک کو دے رہی ہین کیونکہ جن امور مین ہمین کامیابی اور صریح کامیابی ہوتی ہے ...... انپر یہ لوگ اس دہڑلے سے نہین لکھتے اور پبلک کو آگاہ کرتے ہین کہ مرزا صاحب کا فریق فلان فلان منزل مقدمہ مین کامیاب ہو گیا ہے اور ان کی فلان فلان ...... پیشگوئی پوری ہو کر انکی صداقت پر مہر لگادی ہے لیکن جب کوئی ناکامی کی صورۃ پیش آوے تو یہ اس پر نامہ نگاری کے لئے ایسے گرتے ہین جیسے ایک کتا اور گدھ مردار پر گرتا ہے ان کی ان حرکاۃ سے اہل بصیرۃ ان کی اندرونی خباثت یعنی بغض اور عناد کھل جاتا ہے اور انہی وجوہات سے ہم ان کے وجود کو ایک حد تک اپنے لئے مفید بھی خیال کرتے ہین

لیکن کیا اچھا ہو کہ یہ لوگ انصاف اور حق پسندی سے اپنی قومی اور ملکی خدمات کو بجا لاوین ✤

خوب سوچو اور غور کرو کہ ابتدائے مقدمہ مین خدا تعالیٰ نے اپنی وحی کے ذریعے سے ہمین بتلایا کہ ہم انجام پر کامیاب ہونگے اور اس ذریعہ سے خواہ کیسی ہی مشکل ہمین دوران مقدمہ مین پیش آجاوے اور ہم بظاہر ناکامی کے انتہائی نکتہ تک کیون نہ پہونچ جاوین لیکن خدا تعالیٰ کا کلام ہمارا پشت پناہ ہے اور ہر ایک تنگ وقت پر وہ الفاظ پیشگوئی کے ہماری نظرون کے سامنے آکر ہمین مشکلاۃ سے مقابلہ کے لئے ایک نئی قوۃ اور طاقت عطا کرتے ہین اور قدم آگے بڑھانے کے لئے جرأت دلاتے ہین لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے مقابل پر کسی کے ہاتھ مین یہ تسلی دینے والا کلام ہے جو ہر ایک ناکامی مین اس کے ٹوٹے ہوئے دل کو برقرار رکھے اور وہ اپنے بہی خواہون کو کامل یقین اور وثوق سے یہ امید دلا وے کہ مین ضرور کامیاب ہونگا اور خدا کی نصرۃ اور تائید میرے ساتھ ہے کیا اس نے کوئی ایسی پیشگوئی کی ہے کہ انجام مین میری فتح ہے ..... انجام کو جانے دو کم از کم وہ اپنے دغاوالے مقدمہ مین اپنی بریت کی پیشگوئی ہی قبل از وقت شائع کر دیتا اگر اس وقت نہ کر سکا تو ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور کے بعد انتقال مقدمہ کی درخواست منظور نہ کی اس کی نسبت ہی پیشگوئی کر دیتا کہ نامنظور ہوگی اگر وہ موقعہ ہاتھ سے گیا تھا تو چیف کورٹ مین اس درخواست کے انجام ہی کی نسبت پیشگوئی کر دیتا کہ یہ ہوگا غرضیکہ اس کی سکوت اور اضطراب نے خود اس امر پر مہر لگا دی ہے کہ وہ ان تائیدات سماوی سے بے نصیب ہے جو خدا نے ہمین بطفیل ہمارے امام پاک علیہ الصلوۃ والسلام کے عطا کی ہین اور انجام مقدمات کی نسبت خدا تعالیٰ کا وعدہ جو اس نے اپنی وحی سے ہمین دیا ہے وہ ایک ایسا کاری حربہ ہے کہ جسے ہم ہر میدان مین لیکر نکل سکتے ہین اور ہمارا مدمقابل فریق اس سے بے نصیب اور محروم ہے اب سوچکر دیکھلو کہ یہ تینون مذکورہ صورتین مقدمات کی جو پیش آئین وہ کہان تک ہمین ملول کر سکتی ہین اور کون سے ایسے وجوہات فریق مقابل کے پاس ہین جس سے وہ حقیقی خوشی منا اور اپنے آپکو کامیاب کہہ سکتا ہے ✤

نورالدین

بجواب ترک اسلام شائع ہو گیا ہے ضخامت ۳۰۰ صفحہ کی ہے قیمت صرف ۸ / ہے۔ حکیم فضل دین و مفتی فضل الرحمٰن صاحبان سے دستیاب ہون گی ✤